اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' انسان کے مرتے ہی اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں مگر تین کام جاری رہتے ہیں- صدقہ' علم جس سے نفع حاصل کیا جائے اور نیک اولاد جو دعا کرتی رہے (مسلم)- پھر آپؑ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں مناسک دکھا یعنی احکام حج و ذبح وغیرہ سکھا- حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو لے کر کعبہ کی عمارت پوری ہو جانے کے بعد صفا پر آتے ہیں- پھر مروہ پر جاتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ شعائر اللہ ہیں- پھر منی کی طرف لے چلے- عقبہ پر شیطان درخت کے پاس کھڑا ہوا ملا تو فرمایا تکبیر پڑھ کر اسے کنکر مارو- ابلیس یہاں سے بھاگ کر جمرہ وسطی کے پاس جا کھڑا ہوا- یہاں بھی اسے کنکریاں ماریں تو یہ خبیث ناامید ہو کر چلا گیا- اس کا ارادہ تھا کہ حج کے احکام میں کچھ دخل دے لیکن موقع نہ ملا اور مایوس ہو گیا- یہاں سے آپؑ کو مشعر الحرام میں لائے- پھر عرفات میں پہنچایا- پھر تین مرتبہ پوچھا' کہو سمجھ لیا- آپؑ نے فرمایا- ہاں دوسری روایت میں تین جگہ شیطان کو کنکریاں مارنی مروی ہیں اور ہر شیطان کو سات سات کنکریاں ماری ہیں-

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ ع ۸ ۱۵

اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے- انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے- یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے ○

دعائے ابراہیم علیہ السلام کا ماحصل: ☆☆ (آیت:۱۲۹) اہل حرم کے لئے یہ دعا بھی ہے کہ آپؑ کی اولاد میں سے ہی رسول ان میں آئے چنانچہ یہ بھی پوری ہوئی- مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''میں اللہ جل شانہ کے نزدیک خاتم النبین اس وقت سے ہوں جبکہ آدمؑ بھی مٹی کی صورت میں تھے'' میں تمہیں اپنا ابتدائی امر بتاؤں- میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں- انبیاء کی والدہ کو ایسے ہی خواب آتے ہیں- ابوامامہؓ نے ایک مرتبہ سوال کیا کہ یارسول اللہ اپنی نبوت کا شروع تو ہمیں بتائیے- آپؐ نے فرمایا ''میرے والد حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور میری خوشخبری جو حضرت عیسیٰؑ نے دی اور میری ماں نے دیکھا کہ گویا ان میں سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محل چمکا دیئے- مطلب یہ ہے کہ دنیا میں شہرت کا ذریعہ یہ چیزیں ہوئیں- آپ کی والدہ صاحبہ کا خواب بھی عرب میں پہلے ہی مشہور ہو گیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ بطن آمنہ سے کوئی بڑا شخص پیدا ہو گا- بنی اسرائیل کے نبیوں کے ختم کرنے والے حضرت روح اللہ نے تو بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھتے ہوئے آپ کا صاف نام بھی لے دیا اور فرمایا' لوگو میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں- مجھ سے پہلے کی کتاب توراۃ کی میں تصدیق کرتا ہوں اور میرے بعد آنے والے نبی کی میں تمہیں بشارت دیتا ہوں جن کا نام احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے- خواب میں نور سے شام کے محلات کا چمک اٹھنا اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ دین وہاں جم جائے گا- بلکہ روایتوں سے ثابت ہے کہ آخر زمانہ میں شام اسلام اور اہل اسلام کا مرکز بن جائے گا- شام کے مشہور شہر دمشق ہی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرقی سفید منارہ پر نازل ہوں گے- بخاری ومسلم میں ہے' میری امت کی ایک جماعت حق پر قائم رہے گی- ان کے مخالفین انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ امر اللہ آ جائے- صحیح بخاری میں کہ وہ شام میں ہوں گے- ابوالعالیہؒ سے مروی ہے کہ یہ بھی اسی مقبول دعا کا ایک حصہ ہے کہ یہ پیغمبر آخر زمانہ میں مبعوث ہوں گے- کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد سنت و حدیث ہے- حسنؒ اور قتادہؒ اور مقاتلؒ بن حیان اور ابو مالکؒ وغیرہ کا یہی فرمان ہے اور حکمت سے مراد دین کی سمجھ بوجھ بھی ہے- پاک کرنا' یعنی طاعت واخلاص سکھانا' بھلائیاں کرانا' برائیوں سے بچانا' اطاعت الٰہی کر کے رضائے رب حاصل کرنا' نافرمانی سے بچ کر ناراضگی سے

محفوظ رہنا۔ اللہ عزیز ہے جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ جو ہر چیز پر غالب ہے۔ وہ حکیم ہے یعنی اس کا کوئی قول و فعل حکمت سے خالی نہیں۔ وہ ہر چیز کو اپنے محل پر ہی حکمت و عدل و علم کے ساتھ رکھتا ہے۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ﴿۱۳۲﴾

دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بیوقوف ہو۔ ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیک کاروں سے تھا ○ جب کبھی انہیں ان کے رب نے کہا مان لے انہوں نے کہا میں نے رب العالمین کی مان لی ○ اسی کی وصیت ابراہیم اور یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو کی کہ اے ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند فرما لیا ہے۔ خبردار تم مسلمان ہی مرنا ○

توحید کے دعوے اور مشرکین کا ذکر : ☆☆ (آیت: ۱۳۰-۱۳۲) ان آیتوں میں بھی مشرکین کی تردید ہے کہ جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر بتاتے تھے حالانکہ کامل مشرک تھے جبکہ حضرت خلیل اللہؑ کے موحدوں کے امام تھے۔ توحید کو شرک سے ممتاز کرنے والے تھے' عمر بھر میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا بلکہ ہر مشرک سے اور ہر قسم کے شرک سے اور ہر غیر اللہ سے جو خدا مانا جاتا ہو' وہ دل سے نفرت کرتے تھے اور ان سب سے بیزار تھے۔ اسی بنا پر قوم سے الگ ہوئے۔ وطن چھوڑا بلکہ باپ تک کی مخالفت کی پروانہ کی اور صاف کہہ دیا کہ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ میں بیزار ہوں اس چیز سے جسے تم شریک کرتے ہو۔ میں نے تو یکسو ہو کر اپنی تمام تر توجہ اس پاک ذات کی طرف کر دی ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں۔ اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ میں تمہارے معبودوں سے بری ہوں۔ میں تو اپنے خالق ہی کا گرویدہ ہوں۔ وہی مجھے راہ راست دکھائے گا۔ اور جگہ ہے مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ الخ ابراہیمؑ نے اپنے والد کے لئے بھی صرف ایک وعدے کی بنا پر استغفار کی تھی لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔

ابراہیمؑ بڑے ہی رجوع کرنے والے اور بردبار تھے۔ اور جگہ ہے ابراہیم مخلص اور مطیع امت تھے۔ مشرک ہرگز نہ تھے رب کی نعمتوں کے شکر گذار تھے۔ اللہ رب کعبہ کے پسندیدہ تھے اور راہ راست پر لگے ہوئے تھے۔ دنیا کے بھلے لوگوں میں سے تھے اور آخرت میں بھی صالح لوگوں میں ہوں گے۔ ان آیتوں کی طرح یہاں بھی فرمایا کہ "اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے بے تدبیر اور گمراہ لوگ ہی ملت ابراہیمی کو ترک کرتے ہیں کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ نے ہدایت کے لئے چن لیا تھا اور بچپن سے ہی توفیق حق دے رکھی تھی' خلیل جیسا معزز خطاب انہی کو دیا گیا۔ وہ آخرت میں بھی سعید بخت لوگوں میں ہیں۔ ان کے مسلک و ملت کو چھوڑ کر ضلالت و گمراہی میں پڑنے والے سے زیادہ بیوقوف اور ظالم اور کون ہوگا؟ اس آیت میں یہودیوں کا بھی رد ہے جیسے اور جگہ ہے مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تھے' نہ نصرانی' نہ مشرک بلکہ موحد مسلمان اور مخلص تھے۔ ان سے دوستی رکھنے والے صرف وہی ہیں جو ان کے فرماں بردار ہوئے اور یہ نبی اور